میں شہرِ نجف ہوں

میں شہروں میں شہکار ہوں میں شہرِ نجف ہوں
اِک مطلعِ انوار ہوں میں شہرِ نجف ہوں
خِلقت کا میں شہکار ہوں میں شہرِ نجف ہوں
شہروں کا میں سردار ہوں میں شہرِ نجف ہوں
ہر ایک گلی کوچہِ اِدارک بنی ہے
توحید کی کِرنوں سے مری خاک بنی ہے

اللہ نے مٹی کو مری نور سے ڈھالا
نبیوں کے صحیفوں میں بھی ہے میرا حوالہ
پائی نہ کسی شہر نے یہ عظمتِ اعلیٰ
ہاں میں ہوں نجف، مجھ سے ہے کعبے کا اُجالا
ہر زرہِ انور مری چھلنی میں چھنا ہے
یہ خانہِ کعبہ مری مٹی سے بنا ہے

کرتے ہیں ملائک جو یہ افلاک پہ سجدے
وہ کرتے ہیں میرے خس و خاشاک پہ سجدے
بنتے ہوئے آدمؑ نے کئے چاک پہ سجدے
پھر اُس نے کئے آ کے مری خاک پہ سجدے
جو مقصدِ وحدت ہے وہ مقصود ہے میرا
مسجودِ ملائک ہے جو مسجود ہے میرا

کہتا ہے مجھے عرشِ بریں، عرشِ معلیٰ
کہتے ہیں جسے سدرہ ہے میرا ہی محلہ
ولیوں نے کیا ہے میری گلیوں کا تولاّ
میں شہرِ نجف سارے رسولوں کا مصلہ
روشن ہوں میں نورِ ازلی رہتا ہے مجھ میں
کعبے سے ہوں افضل کہ علیؑ رہتا ہے مجھ میں

اِس شہر سے پائی ہے رسولوں نے رسالت
قائم ہوئی اِس شہر میں نبیوں کی نبوت
سمجھا ہی نہیں کوئی ابھی تک مری عظمت
خیراتِ شرف لینے یہاں آتی ہے جنت
یہ مرتبہ میرا تو زمانوں سے جدا ہے
جو میرا مکیں ہے وہ نصیری کا خدا ہے

درویشوں کو کرتی ہے قلندر مری مٹی
ہاں چومتے ہیں شاہ و تونگر مری مٹی
عظمت ہے یہ جنت کے برابر مری مٹی
ڈھانپے ہے کئی نور کے پیکر مری مٹی
انوارِ الٰہی کے یہ مضمون ہیں مجھ میں
چالیس ہزار انبیاء مدفون ہیں مجھ میں

اکثر تو رسولوں نے بھی کی ہے مری خواہش
کروائی گئی مکہ مدینہ سے سفارش
مٹی سے مری ہے مہ و خورشید کی تابش
ہے خاص فقط مجھ پہ یہ خالق کی نوازش
عالم میں فقط مجھ کو ہی حاصل یہ شرف ہے
بارش کا ہر اِک قطرہ یہاں دُرِ نجف ہے

زرہ کوئی موتی ہے، کوئی زرہ زَبَرجَد
ممکن ہی نہیں ناپ سکے کوئی مرا قد
گلیوں میں بچھی ہے مری توحید کی مسند
قوسین سے ملتی ہے میرے کوچوں کی سرحد
قدسی بھی یہاں جوڑ کے ہاتھوں کو کھڑے ہیں
سب قطب و قلندر یہاں سجدے میں پڑے ہیں

زروں سے مرے ڈھالا ہے خالق نے ستارہ
میں نے ہی دیا نوحؑ کی کشتی کو کنارہ
مٹی مری بنتی رہی نبیوں کا سہارا
مجھ جیسی زمیں رب نے بنائی نہ دوبارہ
مٹی میں مری نورِ الٰہی کا چلن ہے
کہتے ہیں جسے کرب و بلا میری بہن ہے

ذہنِ بشریت سے سِوا ہے مری حُرمت
کُل نبیوں کے دل میں بھی بسی میری عقیدت
مکتوب کتابوں میں ہے اِک یہ بھی روایت
شبیرؑ کی پڑھنی ہے یہاں آ کے زیارت
توحید و ولایت کا اثر دفن ہے مجھ میں
حق یہ ہے کہ شبیرؑ کا سر دفن ہے مجھ میں

اے نور علیؔ باندھی ملائک نے یہاں صَف
خود نوحؑ و براہیمؑ ہوئے مجھ سے مشرف
بس ایک خدا جانے کہ کیا ہے مرا مصرف
کعبہ ہے شریف اور مجھے کہتے ہیں اشرف
خالق سے کسی شے کا تقاضہ نہیں کرتا
زائر مرا جنت کی تمنا نہیں کرتا

شاعرِ باب الحوائج
نور علی نورؔ